اخبار الجامعہ

(۱): اجتماعی قربانی کا پروگرام:

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی باوجود شدید ضعف جسمانی حضرت شاہ صاحبؒ نے غربا و مساکین کیلئے عید الاضحیٰ کے موقع پر اہل ثروت کے تعاون سے اجتماعی قربانی کا انتظام فرمایا۔ کافی بڑی مقدار میں چھوٹے بڑے جانوروں کی قربانی ہوئی۔ جن کا گوشت قرب وجوار سے آئے ہوئے مساکین، ایتام اور بیوہ گان میں بدست خود تقسیم فرمایا اس پروگرام سے ہر سال سینکڑوں غریب لوگ استفادہ کرتے ہیں اور جو لوگ قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے ان کے چولہے بھی اس دن اس پروگرام کی وجہ سے گرم ہو جاتے ہیں اس طرح ان غرباء کی عید کی خوشیوں میں بھرپور شرکت کا سامان کیا جاتا ہے۔

(۲): ناظم المباحث الاسلامیہ کا دورہ (انجرا، جنڈ، اٹک، اکوڑہ خٹک، بہبودی حضرو، پشاور)

۱۵ جنوری کو ناظم المباحث الاسلامیہ قاری ثناء اللہ نے اپنے ساتھی عبدالوہاب کی معیت میں ۶ روزہ تفصیلی دورہ کیا۔ مذکورہ بالا مقامات پر احباب سے خصوصی تفصیلی ملاقاتیں کیں اور جامعہ المرکز الاسلامی بنوں کی اشاعتی خدمات کی طرف توجہ دلائی۔

مختلف مقامات پر احباب نے حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی رئیس جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں کی تحقیقی مساعی اور اشاعت دین کیلئے جاری کوششوں کو سراہا۔ ساتھ ہی ساتھ ناظم کی تندہی خدمات کو بھی پزیرائی بخشی۔ المباحث الاسلامیہ کے علاوہ علماء کرام، مفتیانِ عظام اور طلبہ علوم اسلامیہ اور دیگر شائقین علوم اسلامیہ نے جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں کی طرف سے شائع کردہ جدید مطبوعات ''جدید مالیاتی نظام کا اسلامی تصور'' اور ''امام ابوحنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت'' کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اپنی اپنی کاپی محفوظ کرائی۔

(۳): حضرت شاہ صاحبؒ کی رحلت:

اس عنوان پر لکھنے سے اگرچہ تادمِ تحریر قلم انکاری ہے اور سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کہیں تو کیا کہیں اور لکھیں تو کیا لکھیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی خدمات اور شخصیت پر مبنی عنقریب المباحث کی قریبی اشاعتوں میں سے ایک خاص نمبر ترتیب دینے کا فوری پروگرام ہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ کافی عرصے مختلف امراضِ جسمانی سے دوچار تھا۔ مگر یہ انہی کا حوصلہ اور ہمت تھا کہ مشاغل ومصروفیات کی انجام دہی میں اچھے خاصے توانا اور تن آسان تندرستوں کو مات دیتے تھے ایک طرف امراض کی شدت اور دوسری طرف ان کے پہاڑ جیسے بڑے حوصلے اور قوتِ ارادی کا منظر ان آنکھوں نے دیکھا۔

عید الاضحیٰ سے مہینہ بھر پہلے بیماری بڑی تو بغرضِ علاج ۵ دسمبر ۲۰۰۶ء کو کراچی تشریف لے گئے۔ ڈاکٹروں کے مشورہ

کے مطابق آپریشن ضروری قرار دیا گیا۔ آپریشن کے بعد دس (۱۰) دن تک جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں حضرت مفتی محمودؒ کے اقامت گاہ میں آرام فرمایا۔ بعد آزاں اسلام آباد بغرض آرام چند دن گزار کر جامعہ المرکز الاسلامی تشریف لائے، شدتِ ضعف ونقاہت کے باوجود ملنے والوں سے برابر ملتے رہے اور مختلف امور کی نگرانی فرماتے رہے۔ عیدالاضحیٰ جامعہ المرکز الاسلامی میں گزارا۔ اور پھر اسلام آباد روانہ ہوئے۔ اس دوران کچھ افاقہ محسوس کرتے رہے اور زندگی کی اُمید بندھ گئی۔ ڈاکٹروں نے بھی حوصلہ افزائی کی۔ ۲۱ جنوری ۲۰۰۷ء کو اسلام آباد سے لوٹے، بظاہر طبیعت ہلکی محسوس ہو رہی تھی۔ شام کے وقت اساتذہ اور طلبہ جامعہ سے ملاقاتیں کیں۔ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس درجہ سکون کا مظاہرہ کرنے والے چند ساعتوں کے مہمان ہے۔ رات کو اچانک طبیعت ناساز ہوئی اور یہی ناسازئ طبیعت معروف لفظوں میں جان لیوا دل کا دورہ ثابت ہوا۔ اور خالق حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ٥

(۴): منظر نماز جنازہ:

سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ اہم اور بڑے شخصیات کے جنازے بھی ان کی زندگیوں کی طرح ''بڑا'' ہونے کا وصف لئے ہوتے ہیں یہی حال حضرت شاہ صاحبؒ کے جنازے کا بھی تھا۔ یہ ضلع کی تاریخ کا عظیم جنازہ تھا ظاہر کے اعتبار سے بھی اور معنوی لحاظ سے بھی۔

ساڑھے تین بجے کے مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ قبل میت دیدارِ عام کے لئے باہر لائی گئی۔ طلبہ واراکین جامعہ نے دورویہ قطار بنا کر انبوہ کثیر کو سہولت کے ساتھ آخری دیدار کرائی۔ جامعہ کا میدان اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ دامنی کا شکار رہا۔ دیدار کے دوران ہی جانشینی کا مرحلہ طے ہوا۔ مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی کو حضرت شاہ صاحبؒ کا جانشین مقرر کیا گیا۔ قائد جمعیت وقائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمان صاحب، امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد صاحب، وزیر اعلیٰ سرحد محمد اکرم خان درانی صاحب، سابق سنیئر وزیر صوبہ سرحد سراج الحق صاحب، ممبر قومی اسمبلی مولانا حامد الحق صاحب اور دیگر قومی وصوبائی وزراء اوراراکین، علماء کرام اور دیگر معززین علاقہ نے دستار جانشینی جانشین کے سر پر باندھی۔

دستار بندی کے وقت لوگوں کی آمد جاری تھی۔ شرکاء جنازہ کو وقتاً فوقتاً لاؤڈ سپیکر پر ہدایات دی جاتی رہی۔ دستار بندی کے بعد کئی ایک حضرات نے حضرت شاہ صاحبؒ کی شخصیت، کردار اور خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ قائد جمعیت نے بیتے دنوں کی یاد تازہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت شاہ صاحبؒ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں میرے ہم جماعت رہے دورانِ طالب علمی بھی وہ کئی ایک کاموں کو بیک وقت جاری رکھے ہوئے تھے اور جب کبھی ان کی مصروفیات کے زیادہ ہونے کی بات کی جاتی تو وہ جواباً کہتے کہ میں سدا بہار ہوں۔

قائد جمعیت نے مزید کہا کہ مرحوم نے قلیل وقت میں بہت کام کئے۔ مزید براں انہوں نے اعتراف کیا کہ

حضرت شاہ صاحبؒ جماعتی کاموں کے لئے ہر وقت تیار و مستعد رہتے تھے ۔امیر جماعت اسلامی محترم قاضی حسین صاحب نے پارلمینٹ کے اندر حقوق نسواں بل کے حوالے سے حضرت شاہ صاحبؒ مرحوم کی جدوجہد وخدمات کوخراج تحسین پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ مولانا کی شخصیت بڑی پیاری شخصیت تھی۔

وزیر اعلیٰ سرحد جناب اکرم خان درانی نے مرحوم کی دینی وسماجی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔اور علی الاعلان اس بات کا اظہار کیا کہ ہم ان کے جاری کردہ مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لیں گے ۔محترم درانی صاحب نے مزید کہا کہ حضرت شاہ صاحبؒ کی خواہش تھی کہ وہ جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں کو ایک عظیم اسلامی یونیورسٹی کی روپ میں دیکھیں ہم ان کے اس خواہش کو ضرور پورا کریں گے۔

دیگر کئی حضرات نے بھی حسب موقع اپنے تاثرات کا اظہار کیا بعدازاں حضرت شاہ صاحبؒ کے جانشین مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس طرح ہزاروں اشک بار آنکھوں کے سامنے ان کی تدفین کا مرحلہ انجام پایا۔

(۵): اجلاس زیر صدارت جانشین حضرت شاہ صاحبؒ:

۲۷ جنوری ۲۰۰۷ء بمطابق ۷ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ بروز ہفتہ بعد از ظہر بمقام مکتبہ جامعہ المرکز الاسلامی ایک اہم اجلاس زیر صدارت جانشین حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ صاحبؒ مرحوم منعقد ہوا۔ اجلاس میں جامعہ کے جملہ شعبہ جات کے ذمہ داران، مدرسین حضرات اور دیگر کارکنوں نے شرکت کی۔اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔حضرت شاہ صاحبؒ مرحوم کیلئے اجتماعی دعا ہوئی۔شرکاء نے اپنے تاسف بھرے احساسات کا اظہار کیا۔

جانشین حضرت شاہ صاحبؒ مولانا سید نسیم علی شاہ (جوکہ اب جامعہ کے مہتمم بھی ہیں) نے والد مرحوم کی حد درجہ کمی محسوس کرتے ہوئے والہانہ انداز میں مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا۔ جملہ اراکین سے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو بدستور کماحقہٗ پورا کرنے کیلئے فرمایا۔حضرت شاہ صاحبؒ مرحوم اپنی ذات میں ایک جہاں تھے اور حالاً بہت سے منصوبہ جات پر غور وحوض جاری تھا کہ سانحۂ رحلت پیش آیا۔ان کے جانشین نے ان تمام جاری ونامکمل منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے عزم کا اظہار کیا۔ان منصوبہ جات میں زلزلہ زدگان شمالی علاقہ جات کے لئے تعلیمی سنٹر کا قیام ،اسلام آباد میں جدید فقہی مسائل اور اسلامی علوم میں تخصصات کیلئے تحقیقی اکیڈمی کا قیام شامل ہیں۔

المرکز پبلک سکول اور دارالمحبہ للایتام کے نصابات کا بھی اجمالی جائزہ لیا گیا،ان شعبوں میں لغتِ انگریزی وعربی کو خصوصی توجہ دینے پر کافی زور دیا گیا۔جامعہ المرکز اسلامی اور اس کے جملہ شعبہ جات وخدمات کے تفصیلی تعارف پر مبنی ویب سائٹ کے اجراء کا بھی اعلان ہوا۔اس ویب سائٹ پر ہنگامی انداز میں کام جاری کرنے کیلئے فرمایا گیا۔

(۶): اجلاس بابت امورِ المباحث الاسلامیہ والبحوث الاسلامیہ:

یکم فروری ۲۰۰۷ء کو بروز جمعرات جامعہ کے نئے مہتمم جناب مولانا سید نسیم علی شاہ صاحب ایک خصوصی اجلاس سہ ماہی المباحث الاسلامیہ (اُردو) اور ششماہی البحوث الاسلامیہ (عربی) کے امور پر غور وخوض کیلئے منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں متفقہ طور پر نئے رئیس التحریر کی نامزدگی کا معاملہ طے ہوا اس طرح جانشین حضرت شاہ صاحبؒ ان مجلات کے نئے رئیس التحریر قرار پائے۔ مجلّات کے بارے میں رواں کام کو بخوبی نمٹانے اور مزید بہتری لانے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا۔

(۷): شعبہ تعمیر مساجد:

شعبہ اسلامی ترقیات نے مزید چار (۴) عدد نئے مساجد کی تعمیر مکمل کی۔ اس سلسلے میں ۲۰ اگست ۲۰۰۶ء کو کوٹکہ عبدالغفار منڈان بنوں، ۲۳ اگست ۲۰۰۶ء کو کوٹکہ نسیم اکبر شاہ بنوں، یکم ستمبر ۲۰۰۶ء کو خان صوبہ بیتا خیل بنوں اور ۷ ستمبر ۲۰۰۶ء کو کوٹکہ اعوان آباد پیر دل خیل سورانی میں نئے مساجد کا افتتاح ہوا ان مواقع پر اہل علاقہ نے اسلام کے ساتھ مضبوط تعلق کی بنیاد پر کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہوئے جلسے کیئے اور جامعہ المرکز الاسلامی کے خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

(۸): ختم قرآن مجید وختم بخاری شریف:

۲۹ جنوری ۲۰۰۷ء بروز سوموار کو حضرت شاہ صاحبؒ (مرحوم) کے ایصال ثواب کیلئے جامعہ کے مرکزی جامع مسجد پر ختم قرآن مجید وختم بخاری شریف کا پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں بنوں ڈویژن کے اکثر خطباء، علماء، طلباء اور مفتیان کرام نے شرکت کر کے مولانا مرحوم کے اہلِ خانہ کے ساتھ دکھ درد میں برابر کے شریک ہوئے۔

قاری ثناءاللہ (ناظم مجلّہ)

تاریخی زمانے:

بعض حضرات نے تاریخ کو تین زمانوں میں تقسیم کیا ہے۔

☆ قرون اولیٰ: جو ابتدائے عالم سے سلطنت روما تک ہے۔

☆ قرون وسطیٰ: جو سلطنت روما کے آخر زمانہ سے قسطنطنیہ کی فتح تک ہے۔

☆ قرون اُخریٰ: قسطنطنیہ کی فتح سے تا حال۔

(تاریخ اسلام)